بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | منگل ۴ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ۳ وفا ۱۳۶۳ ہش ۳ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

مرکز سلسلہ عالیہ میں عید الفطر کی مقدس تقریب روائتی سادگی اور پاکیزگی کے ماحول میں منائی گئی:

اجتماعی لیلۃ القدر حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ احباب جماعت آپس کے تنازعات ختم کریں

احباب جماعت عزم کریں کہ وہ آپس کے جھگڑے مٹا کر حضرت امام جماعت کے حضور عید کا بہترین تحفہ پیش کرینگے

ربوہ میں عید الفطر کا خطبہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دیا:

ربوہ ۳۰ احسان/جون۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الفطر نہایت درجہ دینی جوش و خروش اور پاکیزہ روحانی روایات کے ساتھ منائی گئی۔ اہل ربوہ نے عید الفطر کی نماز "البیت الاقصیٰ" میں ادا کی جہاں ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز عید الفطر پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا جس میں حقیقی عید کی لذتوں کو حاصل کرنے کے لئے احباب کرام کو آپس میں پیار و محبت سے رہنے اور ہر قسم کے اختلاف و انشقاق سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی۔ نماز عید میں احباب و خواتین کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ جن تک خطیب کی آواز پہنچانے کے لئے پانچ افراد مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر خطبہ دوہرا رہے تھے۔

مولانا سلطان محمود انور صاحب نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ آج عید الفطر کا وہ دن ہے جس کو بہت سے لوگ خوشی و مسرت کا حقیقی احساس نہ ہونے کے باوجود مناتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دینی علوم اور روحانی معارف کے تازہ خزائن نئے سرے سے بخشے ہوں وہ عید کی غیر حقیقی خوشی سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔

عید کی حقیقی خوشی کے ایک پہلو کا ذکر کرتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ اگر ایک شخص کو یہ علم ہو کہ اس کی رمضان المبارک کی عبادات اور دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہیں تو اسے فی الواقعہ عید کی حقیقی مسرت حاصل ہوگی۔

آپ نے فرمایا۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا ایک خاص موقع لیلۃ القدر کی شکل میں رکھ دیا ہے یعنی کسی فرد کا خدا تعالیٰ کے حضور درجہ قبول پا جانا اس کی لیلۃ القدر ہے اسی صورت میں وہ فرد انفرادی طور پر خوشی منانے کا حقدار ہے۔ مگر اجتماعی خوشی کے لئے اجتماعی لیلۃ القدر کی بھی ضرورت ہے یعنی کسی قوم کی عبادات اور دعائیں من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کر لی جائیں۔ اس صورت میں ایسی قوم اجتماعی طور پر خوشی منانے کی حقدار ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ اجتماعی لیلۃ القدر کی ایک اہم علامت یہ ہے کہ جماعت میں کامل اتحاد اور یگانگت ہو اور افراد جماعت باہمی جھگڑوں اور مناقشات سے محفوظ رہیں۔ جس جماعت میں یہ علامت پائی جائے اس کے بارے میں یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اسے اجتماعی لیلۃ القدر نصیب ہوئی ہے۔ مولانا سلطان محمود صاحب نے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث مبارک بیان کرتے ہوئے بتایا کہ باہمی جھگڑے گالی گلوچ یا بدزبانی ایسی چیز ہے۔ جو اجتماعی لیلۃ القدر کی روح کو مجروح کرتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ یہ جھگڑے روحانی کمزوری پیدا کرنے کا باعث ہی نہیں بنتے بلکہ آئندہ نسلوں کی ایمانی حالت کو بھی خراب کرنے کا باعث بنتے ہیں اور جماعت کی اجتماعی حالت کے لئے سنگین خطرہ ثابت ہوتے ہیں۔ مولانا موصوف نے دیگر احادیث نبویہ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات میں سے ایک اقتباس کے ذریعے جماعت میں محبت اور پیار کا ماحول قائم کرنے پر زور دیا۔

مولانا موصوف نے یہ بھی بیان کیا کہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے بھی کچھ عرصہ قبل جماعت کو باہمی تنازعات ختم کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ پس ہمیں آج عزم کرنا چاہیئے کہ ہم آپس کے تنازعات بھلا کر اپنے امام ایدہ اللہ کی خدمت میں عید کا تحفہ بہترین رنگ میں پیش کرینگے

مولانا نے آخر میں نہایت درد انگیز پیرائے میں کہا کہ خدا کرے کہ ہمیں دلوں کی حقیقی پاکیزگی نصیب ہو اور ہمارے دل و جان سے پیارے امام کو ہماری طرف سے خوشی و مسرت کی خبریں پہنچیں۔ فکر اور تشویش پیدا کرنے والی حرکات اور اعمال سے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین!

خطبہ ثانیہ کے دوران مولانا نے اہل ربوہ کو یاد دلایا کہ گزشتہ سال حضور ایدہ اللہ نے عید کے روز صاحب حیثیت افراد کو تلقین کی تھی کہ وہ غرباء کے گھروں میں جائیں اور ان کو عید مبارک کہیں اور عید کے تحفے پیش کریں ان کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کریں!

○

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی علالت اور خصوصی دعاؤں کی تحریک:

محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال اطلاع دیتے ہیں کہ چند روز سے مکرم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب دل کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ خون کی شریانوں میں خون پوری مقدار میں گردش نہیں کر رہا اور اس کی وجہ سے دل کی دھڑکن اچانک بے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا:

ربوہ میں درس القرآن کریم کے چار مراکز میں ۲۹ رمضان المبارک کو درس کے اختتام پر اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا چاروں مراکز میں درس یعنی البیت المبارک، البیت الاقصیٰ، البیت النصر، اور البیت الاقبال میں جمع ہو کر احباب نے دعا کی۔ دعا کا وقت پہلے سے معین کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ دعا چھ بج کر ۵۰ منٹ سے سات بجے تک جاری رہی۔

البیت المبارک میں (باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ ۲۹ احسان/جون/رمضان مرکز سلسلہ ربوہ میں آج جمعۃ الوداع کا خطبہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے البیت الاقصیٰ میں دیا۔ مولانا نے جمعہ کے دن کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ شوال ۱۴۰۴ھ

۳ وفا ۱۳۶۳ ہش

دائمی انعام کیلئے دائمی استحقاق کا ہونا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ انسان کو جن انعامات کا مورد بناتا ہے، وہ پہلے ان انعامات کا استحقاق حاصل کرتا ہے۔ اسی لئے یہ انعامات اس وقت تک ہی انسان کو حاصل رہتے ہیں جب تک وہ ان کے استحقاق کو برقرار رکھتا ہے۔ اگر وہ استحقاق باقی نہ رہے۔ تو وہ ان انعامات سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کے بندے دائمی طور پر انعامات کے مورد بننے کے لئے استحقاق پر منتج ہونے والے اعمال کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں اور اس بات کا بڑا فکر رکھتے ہیں کہ وہ ان اعمال کو دائمی طور پر بجا لا کر انعاماتِ الٰہیہ کے دائمی مورد بنے رہیں۔

مثال کے طور پر حقوق اللہ کی ادائیگی میں نماز کی ادائیگی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ رحمٰن خدا کے بندے اس کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ ایک تو وہ کوئی ایک نماز بھی قضا ہونے نہیں دیتے۔ دوسرے وہ پوری شرائط کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں تاکہ وہ قبولیت کا درجہ پا سکے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

(المومنون آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ (وہ لوگ اپنی مراد کو پہنچ گئے) جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

اس ظاہری اور باطنی حفاظت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نماز کی بالالتزام ادائیگی پر ہمیشہ ہمیش کیلئے قائم ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے نماز سے غفلت برتنے کا امکان ہی کالعدم ہو جاتا ہے۔ اور نتیجۃً وہ افضال الٰہی کے دائمی طور پر مورد بنے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عام انسانوں میں پائے جانے والے تلوّن اور اس کے نتیجہ میں ان کے اندر پائی جانے والی نیکی کی راہ سے بار بار ہٹنے کی عادت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے لیکن وہ لوگ جو دائمی طور پر نماز پر قائم ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسے نہیں ہوتے وہ اس قسم کے متلوّن مزاج انسانوں سے یکسر مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ دائمی طور پر افضال الٰہی کے مورد بنے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مستقل مزاج بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝

(المعارج آیات ۲۳-۲۴)

(ترجمہ:۔ (فطری تلوّن کے باعث محروم رہنے والوں سے) وہ نمازی مستثنیٰ ہیں جو اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔

نماز کی طرح یہی حال تمام دیگر اعمالِ حسنہ کا ہے۔ جب رحمٰن خدا کے بندے جملہ اعمالِ حسنہ کی ادائیگی میں دوام اختیار کر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں دائمی طور پر افضال و انعامات کا مورد بناتا چلا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ دائمی طور پر انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بننے کے لئے اعمالِ حسنہ کی بجا آوری میں دوام اختیار کر کے انعاماتِ الٰہیہ کے دائمی استحقاق کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

ابھی حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم الشان انعام سے نوازا ہے وہ انعام رمضان کے مجاہدہ کے نتیجہ میں ہم میں سے ہر ایک کو علیٰ قدر مراتب تقویٰ اللہ اور قربِ الٰہی میں ترقی کی شکل میں حاصل ہوا ہے۔ جس کے طفیل قبولیتِ دعا کا حظ ہمارے حصہ میں آیا اور بہتوں پر رؤیا کشوف کے دروازے کھلے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارتوں سے نوازا۔ یہ بہت عظیم الشان انعام ہے جو رمضان المبارک کے طفیل ہمیں میسر آیا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے دائمی طور پر مورد بنے رہنے کے لئے رمضان کے بعد بھی رمضان کی روح کو اپنے اندر قائم و دائم رکھیں۔ جملہ فرائض کے علاوہ نوافل کی ذیل میں آنے والی عبادات کمال تعہد سے بجا لانے کو اپنا مستقل شعار بنائے رکھیں تاکہ رمضان کے مجاہدہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جس عظیم الشان انعام سے ہم میں سے ہر ایک کو علیٰ قدر مراتب نوازا ہے وہ دائمی طور پر ہمیں حاصل رہے اور ہم درجہ بدرجہ اس میں ترقی کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ ہمارے لئے نشان ظاہر کرتا چلا جائے۔ ہمارے صبر و استقامت کو قبول فرمائے اور ہماری مظلومیت کو دیکھ کر ہم پر رجوع برحمت ہو اور ہمیشہ رجوع برحمت رہے۔

اگر ہم ایسا کریں گے اور بعد ازاں بھی رمضان کی روح کو زندہ رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے خدا تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات سے دائمی طور پر نوازتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہ اس کی قدیم سنت ہے کہ جب وہ کسی قوم کو کسی انعام سے نوازتا ہے تو وہ اس وقت تک اس انعام کو واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ قوم اصلاح کے بعد خود اپنے دل کی حالت کو نہ بدل ڈالے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک سابقہ قوم پر جسے اس نے مادی انعاموں سے نوازا تھا اور اس کے بعد وہ گناہوں میں ملوث ہو گئی تھی اپنے عتاب کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (الانفال آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ یہ (اس لئے ہوا) کہ اللہ جب کبھی کسی قوم پر کوئی نعمت نازل کرتا ہے تو اس نعمت کو بدلتا نہیں۔ جب تک وہ قوم اپنے دل کی حالت کو نہ بدل دے۔ اور اللہ یقیناً بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

درد یہ ہر درد کی خود ہی دوا ہو جائے گا

جس گھڑی ہر موئے تن وقفِ دعا ہو جائے گا
بابِ رحمت دیکھنا فوراً ہی وا ہو جائے گا

مہرباں جب خالقِ ارض و سما ہو جائے گا
سایۂ ظلمت بھی پھر ظلِّ ہما ہو جائے گا

یہ خزاں کا دور تو بس چار دن کی بات ہے
رنگِ گلشن دیکھنا پھر کیا سے کیا ہو جائیگا

ہے یقیں مجھ کو کریں گے خود ہی وہ چارہ گری
ان کا دستِ ناز ہی دستِ شفا ہو جائے گا

جس کی رحمت کے سہارے آج تک زندہ ہیں ہم
اب بھلا وہ کس طرح نا آشنا ہو جائے گا؟

درد جو ہم کو ملا ہے اس کی لذت ہم سے پوچھ
درد یہ ہر درد کی خود ہی دوا ہو جائے گا

ان کا پیغامِ محبت مل گیا جس دم ہمیں
رنج و غم فکر و الم سب کچھ ہوا ہو جائیگا

بے نوا کا ہاتھ جب اٹھا دعا کے واسطے
ہر ستم گر کے لئے دستِ قضا ہو جائیگا

جس کو چاہا ہے اُسی سے اُس کو مانگا ہے شکیبؔ
مل گیا جب وہ تو حاصل مدعا ہو جائے گا

(ارشاد احمد شکیبؔ جیکب آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی

پاکیزہ سیرت کی جھلکیاں (۱)

(تقریر محترم مولانا غلام باری صاحب سیف — بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء)

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔

النحل آیت نمبر ۹۱

اللہ یقیناً عدل اور احسان اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

اس آیت کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۵ پر حقوق العباد کا استدلال قرار دیا ہے:۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دوسرا حصہ خلق اللہ اور حق العباد کے متعلق ہے اس کے متعلق قرآنی تعلیم یوں بیان ہوئی کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی"

ذکر حبیب کے موضوع پر چلتے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے در حقوق العباد کے بارہ میں ہی کچھ عرض کرنا ہے۔

دو حق حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۳۲)

حق اللہ حضور فرماتے ہیں:۔ "حق اللہ کیا ہے یہی کہ اس کی عبادت کرنا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا اور ذکر اللہ میں لگے رہنا اس کے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کرنا۔ اس کے محرمات سے بچتے رہنا وغیرہ حق العباد کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرنا اور کسی کے حقوق میں دست اندازی نہ کرنا جہاں اس کا حق نہیں ہے"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۱۹)

آپ کی آمد کی غرض

آپ کے آنے کی غرض یہی ہے کہ ان دونوں حقوق کو اس کی مخلوق ادا کرنے لگ جائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے بڑے اصول دو ہیں اوّل خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق صاف رکھنا دوسرا اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا" (ذکر حبیب صفحہ ۱۸۰)

آپ فرماتے ہیں:۔

"میں وہی مسئلے لے کر آیا ہوں خدا کی توحید اختیار کرو آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں بھی حقوق کی یہی تقسیم بیان فرمائی ہے۔

حقوق العباد کی اہمیت

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عظیم تصنیف کے آغاز میں کتاب الایمان میں حقوق العباد پر بڑی لطیف بحث کی ہے۔ ایمان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات جمع کیے ہیں

اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث آپ نے نقل کی:۔

"اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ"

کہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا لِمَنْ یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی؟ فرمایا

لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ

کہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی اور مسلمانوں کے آئمہ کی اور عام مسلمانوں کی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیعت کی نویں شرط یہ رکھی۔

"کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا"

پس حقوق العباد دین کا حصہ ہے کہ خدا کا حکم ہے ایسا کرو یہ دین ہے۔ جس کا اقرار ہم نے اس زمانہ میں پھر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے اس پر بیعت لیا کرتے تھے۔ حضرت جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی

اُبَایِعُکَ عَلَی الْاِسْلَامِ۔

یا رسول میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں تو آپؐ نے مجھ سے اقرار لیا کہ "میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا"

(بخاری کتاب الایمان باب الدین النصیحۃ)

پس معلوم ہوا خیر خواہی اور ہمدردی دین کا حصہ ہے۔ یہ دین ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی مذہب کا اہم حصہ ہے۔ ایک مومن اس لیے مخلوق سے حسنِ سلوک کرتا ہے کہ یہ خدا کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیْہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

کہ مخلوق خدا کی عیال ہے اس لیے خدا کو مخلوق میں وہ شخص محبوب ہے جو اس کی عیال سے حسنِ سلوک کرتا ہے۔ پس خدا کی مخلوق سے ہمدردی اس کی محبت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس سے محبت کے مترادف ہے۔ اس کی وضاحت اس حدیث سے بخوبی ہوتی ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا

یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ۔

(مسلم باب فضل عیادۃ المریض)

اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا اے پروردگار تیری عیادت؟ تو رب العٰلمین ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہ تھا میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔ کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تو مجھے وہاں پاتا۔

حدیث کے الفاظ پر غور کیجیے

لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ

اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تجھے میں وہاں ملتا، اے ڈھونڈنے والو۔ وہ ہر جگہ تمہیں مل سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ کسی حیوان کو پانی پلا دو تو خدا کی رضا تمہیں حاصل ہو جائے۔ اس کا قرب اور مغفرت نصیب ہو۔

حقوق العباد کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ حضور کی خدمت میں ذکر ہوا کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو عبادت کرتی ہے۔ وہ صدقہ دیتی ہے۔ نیکی کے فلاں فلاں کام کرتی ہے۔ لیکن پڑوسی کو اپنی زبان سے اذیت دیتی ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں یہ جہنمی ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے کچھ کپڑے صدقہ کرتی رہتی ہے۔ لیکن کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ جنتی ہے"

(ادب المفرد باب لایؤذی جارہ)

ادب المفرد میں امام بخاری ایک حدیث لائے ہیں کہ حضورؐ نے اپنے مشہور صحابی حضرت ابوذرؓ کو تین نصیحتیں فرمائیں ان میں سے پہلا دو حقوق العباد کے بارے میں ہیں فرمایا اطاعت کرنا خواہ تم پر حبشی غلام حاکم مقرر کیا جائے دوسرے پڑوسی سے حسنِ سلوک کرنا اور تیسری نصیحت آپؐ نے حقوق اللہ کے بارے میں یہ فرمائی کہ نماز وقت پر ادا کرنا۔

(ادب المفرد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق العباد کی ادائیگی کے ترک کو مسلمانوں کے تنزل کی علامت قرار دیا۔ آپؐ فرماتے ہیں

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَہٗ وَاَخَاہُ وَاَبَاہُ

(ادب المفرد باب الجار السوء)

حدیث میں ساعۃ امرت کے تنزل کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے فرمایا تنزل کی گھڑی اس وقت نہیں آئے گی۔ جب تک آدمی اپنے پڑوسی بھائی اور باپ سے نہیں لڑے گا یا اس کو قتل نہیں کرے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۷۳)

ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

"سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد کا ہی ہے کیونکہ ہر وقت اسکا معاملہ پڑتا ہے۔ اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۵)

حقوق العباد ادا نہ کرنیوالا مومن نہیں

آپ فرماتے ہیں:۔

"غرض حق العباد میں پیچ در پیچ مشکلات ہیں جب تک انسان ان میں سے نہ نکلے مومن نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۱)

القاء ربانی

آپ فرماتے ہیں:۔

"جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اس کے بیان سے رک نہیں سکتا۔ اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ میں ہو تو اس کے لیے شرعاً حج جائز نہیں مقدم ہمدردی اور اس کی خبر گیری ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۸)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے اپنے مقدس منصب پر فائز ہوئے ہیں۔ آپ مسلسل جماعت کو عبادت اور حقوق العباد اور معاملات کی صفائی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ خدا کی محبت کے حصول کے یہ دونوں لازمی اسباب ہیں۔ معاشرہ کا مزاج دینداری کا تبھی ہو گا جب ان دونوں حقوق کو ادا کیا جائے۔

محدثین نے کتب احادیث میں کتاب الاداب کتاب البر والصلۃ کے تحت اور امام بخاری نے دینی کتاب ادب المفرد میں حقوق العباد کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ احباب اس کا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہو جائے گا حقوق العباد کیا کیا ہیں۔ احادیث میں عیادت مریض جنازہ کے ساتھ جانے۔ چھینک کا جواب، قسم کو پورا کرنا مظلوم کی مدد، دعوت قبول کرنا، سلام کثرت سے کرنا۔ راستہ سے کانٹے یا اذیت دینے والی چیز ہٹانے کو نبی کریم کی سنت قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روش یہ تھی اس لیے مسلمانوں کو اسے اختیار کرنا چاہیئے۔

آئیے اب ملاحظہ فرمایئے کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جس وجود کو بھیجا۔ ان کا اپنا طرز عمل اس بارہ میں کیا تھا۔ پیشتر اس کے کہ میں ان حقوق کو مختلف شقوں کے تحت بیان کروں میں آغاز میں مخلوق خدا سے آپ کے عمومی سلوک یا عام لوگوں سے آپ کے حسن سلوک کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ رب العلمین کی صفات کے مظہر تھے۔ ان کا حسن سلوک کسی خاص طبقہ سے نہ تھا ان کے فیض و احسان کا دائرہ بہت وسیع تھا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کی سیرت پر ایک بہت مختصر مگر جامع رسالہ تصنیف فرمایا۔ مولوی صاحب اہل نظر اور اہل فکر علماء میں سے تھے۔ حضور کو آپ نے بہت قریب سے دیکھا اس لیے اپنے قلبی تاثرات پر مشتمل رسالہ آپ نے تالیف فرمایا۔ وہ ایک ایک جزوی واقعہ کو ہمہ گیر نظر سے دیکھتے ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

"ایک دفعہ بہت سی کنوار، عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لیے برتن ہاتھ میں لئے آ نکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لیے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ صندوق کھول رکھے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔

اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں۔ جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیے۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ، صفحہ ۲۱)

قادیان میں ہندو سکھ عیسائی بستے تھے تقسیم ملک سے قبل اگرچہ عیسائیوں کی معتد بہ تعداد مسلمان ہو گئی تھی حضرت بانی سلسلہ نے جب البیت الاقصیٰ کے قرب میں منارۃ المسیح تعمیر کرنے کا ارادہ کیا اور اسکی بنیاد رکھی تو قادیان کے ہندوؤں نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے پاس شکایت کی کہ اس مینار کی تعمیر سے ہماری عورتوں کی پردہ دری ہو گی۔ اس لیے مینار کی تعمیر روک دی جائے۔ حالانکہ یہ مینار احمدیہ محلہ میں تعمیر ہو رہا تھا۔ اور ان پر اس کا اثر زیادہ ہونا تھا۔ اور ہندو تو پردہ یوں بھی نہیں کرتے۔

ڈپٹی کمشنر نے یہ درخواست علاقہ مجسٹریٹ کے پاس رپورٹ کے لیے بھجوائی۔ علاقہ مجسٹریٹ نے حضرت بانی سلسلہ سے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور نے مجسٹریٹ کو کہا کہ ہم یہ مینار کسی سیر تماشہ کے لیے تو نہیں بنا رہے۔ ہم تو دینی غرض کے لیے اسے تعمیر کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کے ذریعہ اللہ کا نام بلند کیا جائے اور اس پر روشنی کا انتظام کیا جائے جس سے سبھی کو فائدہ ہو گا۔ مجسٹریٹ نے کہا یہ ہندو صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو اس کی تعمیر پر اعتراض ہے کہ ان کی گھروں کی بے پردگی ہو گی۔ حضرت اقدس نے فرمایا یہ اعتراض درست نہیں۔ انہوں نے محض ہماری مخالفت میں درخواست دی ہے۔ اگر کوئی بے پردگی ہے بھی تو ہماری بھی ہے۔ پھر آپ نے قادیان کے مشہور ہندو لالہ بڈھامل جو دوسرے ہندوؤں کے ساتھ جو وہاں بیٹھے تھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ سماعت فرمایئے کیا مسکت جواب آپ نے فرمایا جس سے آپ کی شفقت اور ادائیگی حقوق العباد نمایاں ہے۔

یہ لالہ بڈھامل بیٹھے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ میرے لیے انکو فائدہ پہنچانے کا کوئی موقعہ پیدا ہوا ہو اور میں نے ان کی امداد میں دریغ کیا ہو اور پھر ان سے یہ بھی پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کا انہیں کوئی موقع ملا ہو اور یہ نقصان پہنچانے سے رکے ہوں۔ (سیرۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۲)

حضور نے یہ فرمایا تو لالہ بڈھامل نے سر نیچے ڈال لیا۔ اور جواب دینا تو درکنار اس شریف آدمی نے پھر آنکھ اٹھا کر بھی حضور کی طرف نہ دیکھا۔

حضور کے ان فقرات میں آپ کی شفقت کی ایک تاریخ بیان ہو گئی۔ کہ وہ ہمیشہ درپے آزار رہے اور آپ کی جانب سے ہمیشہ مہربانی اور امداد ہوتی رہی۔ کہ یہ غیر مسلم بھی تو اس خدا کی مخلوق ہیں جس نے کائنات کو پیدا کیا۔

شرافت اور نیکی اپنا اثر کیے بغیر نہیں۔ بعض ان غیر مسلموں میں سے بعض اسی سلوک کی وجہ سے آپ کے شیدائی تھے۔ میں مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا تھا ایک روز اپنے استاذ حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کے ساتھ صبح بہشتی مقبرہ دعا کے لیے گیا۔ سامنے سے ایک بزرگ ہندو بہشتی مقبرہ سے آ رہے تھے جمعہ کا روز تھا مولوی صاحب بہت محبت سے ان سے ملے اور پوچھا کہاں سے آ رہے ہیں انہوں نے جواب دیا یار کی قبر پر حاضری دینے گیا تھا مولوی صاحب نے پوچھنے پر فرمایا یہ لالہ شرمپت تھے۔

والدین کے حقوق

والدین کے حقوق کے بارہ میں قرآن مجید میں کئی مقام پر تاکید آئی ہے ان کے لیے دعا کی تلقین ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ادب المفرد میں سب سے پہلے ماں باپ سے حسن سلوک کی احادیث بیان کی ہیں۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے

رِضَا الرَّبِّ فِی رِضَا الْوَالِدِ
وَ سِخْطُ الرَّبِّ فِی سِخْطِ الْوَالِدِ

(ادب المفرد صفحہ)

اللہ کی رضا کے خواہاں ہو تو باپ کو راضی رکھو اگر والد کو ناراض کرو گے تو خدا بھی راضی نہ ہو گا

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ ماں باپ تیری جنت کا سب سے اعلیٰ دروازہ ہیں چاہے اس دروازہ کو توڑ پار رکھ۔ اور ماں باپ سے حسن سلوک کی اس حد تک تاکید ہے کہ جب تک وہ کوئی گناہ کا حکم نہ دیں ان کی حکم عدولی ہرگز نہ کرو۔

ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَطِعْ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْیَاكَ فَاخْرُجْ مِنْهَا۔

(ادب المفرد باب یبر والدیہ ما لم یکن معصیۃ)

کہ اپنے ماں باپ کی اطاعت کر اگر وہ تجھے یہ حکم دیں کہ اپنی دنیا سے نکل جا۔ تو ان کی اطاعت میں نکل جا بڑا عجیب فقرہ ہے یہ۔

ایک دوسری حدیث ہے۔ ایک شخص آیا اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں ایک میں جہاد بھی آیا ہے فرمایا جب تم آئے تھے تو تمہارے والدین کی کیا حالت تھی عرض کی وہ رو رہے تھے فرمایا۔

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَیْتَهُمَا "

(ادب المفرد صفحہ مصری باب یبر والدیہ ما لم یکن معصیۃ)

واپس جاؤ جس طرح ان کو رلا کر آئے ہو ان کو ہنساؤ

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طبیعت آغاز جوانی سے قبل ہی خدا کی طرف مائل تھی۔ آپ کا بیشتر وقت مطالعہ، تلاوت قرآن پاک اور عبادت میں گزرتا۔ اس لیے آپ کے والد محترم آپ کو مسیتڑ کہتے تھے۔ انہیں بشری تقاضا کے تحت یہ خیال رہتا میرا لڑکا کیا کرے گا اپنے بڑے بھائی کا دست نگر رہے گا آپ رئیس خاندان تھے اس لیے لڑکے کو بھی اسی رنگ میں رنگین دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ آپ کو خاندانی کاموں میں داخل کرنا چاہتے تھے۔ آپکو ملازمت دلوانا چاہتے تھے ایک بار گورداسپور میں ایک انگریز افسر آگیا جو پہلے سے آپ کے والد محترم سے متعارف تھا۔ آپ نے موضع کاہلوں کے جھنڈا سنگھ کے ذریعہ آپ کو بلوا بھیجا۔ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدے پر نوکر کرا دوں حضور نے جھنڈا سنگھ کو کہا والد صاحب کو کہدیں۔

"میں نے تو جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"

آپ کے والد محترم نے آپ سے فرمایا۔ کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو۔ آپ نے کہا ہاں ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر" (سیرت جلد اول صفحہ ۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا کی آزادی میں

محترم سید شاہ محمد صاحب الجیلانی کا کردار

تحریر: مکرم جمہور صاحب باندونگ انڈونیشیا۔ ترجمہ از انڈونیشین۔
مکرم حسن بصری صاحب مربی سلسلہ:

(یہ مضمون انڈونیشیا کے اطلاعاتی بلیٹن میں شائع ہوا)

بڑی افسوس ناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مکرم سید شاہ محمد صاحب الجیلانی سابق مربی انچارج انڈونیشیا بروز بدھ مورخہ ۱۶ر مئی ۱۹۸۴ء بوقت چار بجے شام باندونگ کے ہسپتال میں حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مربی کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ انڈونیشیا کی تحریکِ آزادی میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ حکومت انڈونیشیا نے آپ کی زریں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے زیر خط نمبر 369-017-MPV کلاس A نمبر 1982/VII/SKEP/86-31/7/1982 آپ کو "انڈونیشیا کی تحریک آزادی کا بطل جلیل" قرار دیا۔ آپ کی انہی خدمات کے اعتراف کو صدر مملکت انڈونیشیا جناب صدر سوہارتو صاحب نے زیر خط نمبر 1967/PWI/036 - 3-6-1967 آپ کو انڈونیشیا کی شہریت عطا فرمائی۔

انڈونیشیا کے سیاسی انقلاب کے زمانے میں آپ بطور مربی سلسلہ شہر پوردوکیرتو PURWORKERTO وسطی جاوا میں رہائش پذیر تھے۔ دورانِ قیام آپ اپنے گہرے دوست مکرم وداڈو WIDAGDO صاحب سے مشورہ کرتے رہے کہ ملک کو کس طرح آزاد کرایا جائے۔ آپ اس جدوجہد میں مصروف تھے کہ آپ کو ریجنسی کیبومن REGENCY KEBUMEN میں بطور نائب انچارج شعبہ سوشل مقرر کر دیا گیا مقامی حکومت کے انچارج نے سیکرٹری صاحب حکومت مکرم اے جی پرنگو دگدو

AG PRINGGO DIGDO

کو خط لکھا کہ مکرم سید شاہ محمد صاحب کیبومن ریجنسی کی خوشحالی کے لیے بہ دل وجان مدد دیتے ہیں اور آپ کی کارکردگی اس ضمن میں یہ رہی کہ آپ نے ۴۲ معذور لوگوں کی تربیت کی یہاں تک کہ وہ سب کے سب اپنی روزی کمانے کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے۔

آزادی کے بعد ملک کے پہلے عام انتخابات میں آپ کو کیبومن ریجنسی میں پارلیمنٹ کا رکن منتخب کر لیا گیا۔ اس کے بعد اے جی پرنگو دگدو صاحب سیکرٹری حکومت نے مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۴۷ء کو آپ کو خط لکھا کہ آپ مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۴۷ء کو محترم صدر سوکارنو صاحب سے جگجاکرتہ میں ملیں۔ ملاقات ہونے پر محترم صدر سوکارنو صاحب مرحوم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ کیبومن سے منتقل ہو کر جگجاکرتہ آجائیں تاکہ ہم آپس میں آسانی سے مل سکیں اور دینی معاملات پر بھی بات چیت کر سکیں۔ اس وقت سے حکومت انڈونیشیا نے مکرم سید شاہ محمد صاحب الجیلانی کو وزارتِ اطلاعات کے شعبہ بیرونی پبلسٹی میں ایک اعلیٰ منصب پر فائز کر دیا۔

محترم سید شاہ محمد صاحب مرحوم کی یہ خدمت یادگار ہے کہ جب ولندیزیوں نے مغربی اور وسطی جاوا پر قبضہ کر لیا تو اس وقت کے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد پر محترم سید شاہ محمد صاحب نے ملک کی آزادی بحال رکھنے کی زبردست جدوجہد شروع کر دی۔

مرحوم سید شاہ محمد صاحب کی زندگی کا ایک یہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں (ملکی آزادی کے اعلان کے تین سال بعد) آپ کو حکم ملا کہ قیمتی مال سے بھرا ہوا ایک بکس اور ایک بھاری رقم انڈونیشیا کی مرکزی حکومت سے جاکرتہ پہنچائی جائے۔ تاکہ یہ رقم اور مال رضاکاروں میں تقسیم کی جائے۔ ان میں سے مکرم ساسترو سودگنیو

SASTRO SUWIGNYO

کو بھی رقم دی جائے جسے اشاعت کے کاموں میں استعمال کیا جائے۔ محترم شاہ محمد صاحب نے یہ فریضہ نہایت ذمہ داری اور دیانت داری سے انجام دیا۔

جب انڈونیشیا کی تحریک آزادی کے نتیجہ میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ ولندیزیوں اور اہلِ انڈونیشیا کے درمیان صلح کی بات چیت کی جائے تو اس وقت مرکزی حکومت نے جگجاکرتہ میں ایک کمیٹی بنائی جس کو ولندیزیوں سے جملہ اقتدار و اختیارات لینے تھے۔ اس کمیٹی کے اراکین میں محترم سید شاہ محمد الجیلانی صاحب بھی تھے۔ جب انڈونیشی عوام کو اقتدار ملا تو صدر سوکارنو مرحوم کو بھی جاکرتہ منتقل ہونا پڑا چنانچہ ایک قافلہ جو بارہ افراد پر مشتمل تھا صدر سوکارنو مرحوم کے ہمراہ جاکرتہ روانہ ہوا۔ محترم سید شاہ محمد صاحب بھی اس قافلے کے رکن تھے۔ محترم شاہ صاحب مرحوم اس قافلے کے واحد غیر ملکی رکن تھے جن کو صدر سوکارنو مرحوم نے اعزازی طور پر اس قافلے میں شامل فرمایا تھا۔

مورخہ ۳ر اگست کو زیر خط

39/UP/KTR

حکومت انڈونیشیا نے محترم شاہ صاحب مرحوم کو ایک اعزازی سند عطا کی جس میں ملکی آزادی کی خاطر آپ کی قربانیوں کو سراہا گیا تھا۔

محترم سید شاہ محمد صاحب الجیلانی مرحوم ۹ر اپریل ۱۹۱۲ء کو متحدہ ہندوستان میں پیدا ہوئے اور مورخہ ۱۶ر مئی ۱۹۸۴ء کو بوقت چار بجے شام باندونگ کے BURROMEUS ہسپتال میں انتقال فرمایا۔ نماز جنازہ محترم شاہ صاحب کے مکان پر مکرم محمود احمد چیمہ صاحب مربی انچارج نے پڑھائی۔ جاکرتہ باندونگ گاروت ناسک ملایا اور جوگجاکرتہ سمیت دوسرے کئی شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت نے کثرت سے نماز جنازہ میں شمولیت فرمائی۔ مرحوم کا جسدِ خاکی مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۸۴ء کو باندونگ کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب مربی انچارج جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا نے دعا کرائی۔ تدفین و جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ کثرت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت کی۔

مرحوم شاہ صاحب آخری دم تک کتب سلسلہ کے تراجم میں مصروف رہے آپ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۳ء کمیٹی ترجمہ قرآن کے صدر مقرر ہوئے۔ اس کمیٹی کے دیگر اراکین میں مکرم میاں عبدالحی صاحب، مکرم مولانا عبدالواحد صاحب مرحوم، مکرم مولانا ابوبکر ایوب صاحب مرحوم مکرم شکری برمادی صاحب اور مکرم راڈین احمد انور صاحب شامل تھے۔

مرحوم کی یادگار ان کی نہایت مخلص بیگم صاحبہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شاہ صاحب کی روح کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے آپ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کی محزون بیگم صاحبہ اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (د۔ ت)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی کے بیٹے عزیز منیب احمد زیروی نیوجرسی امریکہ بوساتویں گریڈ کے طالب علم ہیں اپنی ریاست کے مقابلہ کے دو امتحانوں میں ساری سٹیٹ کے چار سو سکولوں کے پانچ ہزار طلباء میں چوتھے نمبر پر اور اپنے ضلع میں اوّل رہے ہیں اور انعام پایا ہے۔ اسی طرح عزیز موصوف نے ایک اور ریاضی کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کامیابی کے نتیجہ میں عزیز منیب زیروی صاحب کو جان ہاپکنز یونی ورسٹی کی طرف سے

MATHEMATICS AND VERBAL TALENT SEARCH

کا ریجنل ایوارڈ عطا کیا گیا ہے۔ جو امریکہ میں بہت نمایاں اعزاز متصور ہوتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب کی بیٹی عزیزہ ثمرۃ الحی بھی تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ احباب کرام سے ان ذہین طلباء کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (صوفی خدا بخش عبد زیروی ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی عزیزم برادرم عبدالرشید اور عزیزہ شاہدہ رشید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی سے نوازا تھا لیکن مشیت الٰہی کے ماتحت بچی تھوڑا عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خاندان حضرت اقدس بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ برادرم عبدالرشید کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(عبدالمالک۔ کوئٹہ)

طفلِ امروز
قائدِ فردا!

بچے ایک عظیم امانت ہیں انہیں ضائع نہ ہونے دیں۔ اور ان کی تربیت کرنا

ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مؤمن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے

(مکرم محمد انوار الحق صاحب گنج مغلپورہ لاہور)

قرآن کریم وہ عظیم الشان کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔

قرآن کریم مکمل ضابطہ حیات ہے جس کے ہر حکم پر عمل کر کے انسان سرخرو ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کلام میں فرماتا ہے۔

فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون
(البقرہ)

یعنی اے میرے بندو! میرے ذکر میں مشغول رہا کرو۔ میں تمہارا خیال رکھوں گا۔ اور میری ناشکری کبھی نہ کرنا

مذکورہ آیت کریمہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنا چاہیے اور دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

اجیب دعوۃ الداع اذا
دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی۔

یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا عاجزی اور انکساری سے دعا کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں دعا کو آسمانی حربہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے جو مجھے اس زمانہ کو فتح کرنے کے لیے آسمان سے دیا گیا ہے اور اے دوستو! تم ہرگز کامیاب نہیں ہو گے مگر اس حربہ کے ساتھ ..... اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ تکلیف کے دور ہونے کے لیے ساری ہمت اور صدق اور صبر کے ساتھ اللہ کی طرف آئے ..... اور سب سے بڑی کرامت قبولیت دعا ہی ہوتی ہے آفات کے وقت"

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبے سے بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی"

(ملفوظات جلد نہم ص۷)

"واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں" دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۵۹)

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے ..... ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار نہیں سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے"

(ملفوظات جلد نہم ص۳۰-۳۱)

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"پس دعائیں کرو اور اپنے نفس پر غرور مت کرو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اور سمجھ لو کہ تمہیں جو کچھ برکت حاصل ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہے"

(خطبہ جمعہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء)

اپنے ایک شعر میں دعا کے متعلق فرماتے ہیں

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار فرمایا تھا کہ دعا کے بغیر تو زندگی کا مزا ہی نہیں۔

جماعت احمدیہ آج جس نازک اور اہم دور سے گزر رہی ہے وہ جماعت کے لیے کوئی نیا دور نہیں کیونکہ جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر دور میں جماعت کو ابتلاء سے گزرنا پڑا۔ اور ہر ابتلاء ہی نظام قدرت ثانیہ کی اہمیت اور افادیت کو پہلے سے بڑھ کر بڑی شان سے واضح کرتے ہوئے اس کی برکات اور زیادہ واضح کر گیا

پس الٰہی جماعتوں پر ابتلاؤں کا دور بھی آیا ہی کرتا ہے تاکہ وہ جماعت میں شامل افراد میں سے سچے اور جھوٹے کی شناخت کرا سکے۔

پس چاہیے کہ اے قوم احمد! آج آپ اپنی راتوں کو اجالوں میں بدل دیں اور راتوں کے تیروں سے اپنے زخم مندمل کریں کہ عرش کا خدا آپ کی التجاؤں اور عاجزانہ دعاؤں کو کبھی عرش سے واپس نہیں کرے گا اپنی راتوں کی دعاؤں سے دنیا میں ایسا انقلاب پیدا کر دیں کہ دنیا نے نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا ہو نہ کسی کان نے سنا ہو، آج اگر جماعت احمدیہ دنیا کی نظروں سے گری ہوئی ہے تو عرش کے خدا کے دروازے تو کھلے ہیں جو اس جماعت کے افراد کی دعاؤں اور درخواستوں اور التجاؤں کا منہ دیکھ رہے ہیں کہ کب ان دروازوں پر دستک ہو اور کس وقت انہیں یہ خوشکن آواز سنائی دے کہ

الا ان نصر اللہ قریب

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے بھی ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں نے ہی دنیا میں ایسا انقلاب پیدا کیا تھا۔ جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے کیونکہ ؎

دین کی نصرت کے لیے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

پس چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اپنے اوقات کو ذکر الٰہی سے معمور رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ اپنے اوقات ذکر خدا میں گزارنے کی توفیق بخشے تاکہ ہم حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اس خدا کی ہیں جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(تحفہ گولڑویہ طبع اول ص۵۶)

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب (دلالیمن) کی آنکھوں کا آپریشن ہوا تھا۔ ابھی تک نظر بحال نہیں ہوئی۔

احباب جماعت سے والد صاحب کے لیے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

(محمد ارشد خوشنویس کارکن دفتر بیت المال آمد)

درخواستِ دعا

؎ مکرم بشارت احمد صاحب چوہدری انیسہ جنرل سٹور گولبازار ربوہ تحریک جدید کو مبلغ یکصد روپے بھجواتے ہوئے متمنی ہیں کہ ان کے کاروبار میں ترقی کے لیے دعا کی جائے۔ مکرم بشارت صاحب۔ سلسلہ کے ایک مخلص معلم کے فرزند ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

؎ محترم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان نے مبلغ ۵۰/- روپے تحریک جدید کو ادا کرتے ہوئے اپنے فرزند مکرم عبدالماجد خان کے لیے دعا کی درخواست کی ہے۔ ان کا ارادہ M.D. کرنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

؎ میرے چھوٹے بھائی عبدالرؤف قریشی چھ ماہ سے پیٹ کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اسی طرح والد صاحب آٹھ ماہ سے سائیکل سے گرنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں نیز میرا ایم ایس سی کا امتحان ہونے والا ہے۔

(عبدالسمیع طاہر۔ دارالفضل ربوہ)

؎ میری بچی عزیزہ منیرہ منیر اور بیٹے نصیر احمد نصیر نے قرآن پاک ترجمہ سے ختم کر لیا ہے۔

(محمد احمد منیر بہلولپوری دارالعلوم شرقی ربوہ)

؎ خاکسار کے والد مکرم مبارک احمد طور صاحب ہفتہ عشرہ سے ٹانگ کے درد میں مبتلا ہیں۔

(مسعود احمد طور۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لیے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے محترم بزرگ والد صاحب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ صاحبزادی حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب لاہور)

آج سے عرصہ ۲۲ سال ہوا میرے پیارے والد صاحب رمضان کے مہینہ میں ہم سے جدا ہو گئے۔ ہر وقت آپ کی یاد خصوصاً رمضان میں زیادہ ہو جاتی ہے اور میں مجبور ہو کر اپنے تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں آپ کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ مولیٰ کریم آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی نصیب ہو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائیں۔

جب پاکستان وجود میں آیا میرے شوہر محترم شیخ محمود الحسن صاحب مدراس میں چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ تھے۔ والد صاحب محترم خوش ہوئے کہ میرے شوہر نے ہندوستان چھوڑ کر پاکستان کو ترجیح دی اور اپنی خدمات اس کے لئے وقف کیں۔

احمدیت سے قبل والد صاحب کا تعلق ایک خوجہ جماعت آغا خانی سے تھا اور اس قسم کی زندگی محترم والد صاحب کی تھی کہ نماز کبھی جی چاہا تو پڑھ لی، یا جمعہ یا عید کی پڑھ لی اور بس۔ لیکن طبیعت میں نیکی تھی جو خدا نے ضائع نہ کی۔ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا اھدنا الصراط المستقیم کا ورد روزے رکھ کر کرتے رہے۔ آخر خدا نے خوابوں کے ذریعہ آپ کو ہدایت دی۔ غرض احمدیت قبول کرنے کے بعد ہی نمازوں کی پابندی بلکہ پانچ وقت باجماعت نماز شروع کر دی۔ تہجد اور نفل اور درس قرآن کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے ہم میں آج تک جاری ہے الحمد للہ۔ جب مالی حالات بہتر ہو گئے تو حج کا فریضہ بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ ادا کیا۔ واپسی کے بعد آپ نے اپنا سارا کاروبار اپنے چھوٹے بھائی کے سپرد کر دیا اور اپنی ساری زندگی، وقت اور دولت کو احمدیت کی خدمت اور بذریعہ لٹریچر پیغام صداقت کے لئے وقف کر دیا۔ خدا کے فضل سے آپ کا لٹریچر ہندوستان سے لے کر باہر تک پہنچ گیا اور کئی سو اشخاص نے ہدایت پائی۔

آپ نہ صرف رمضان کے روزے بلکہ ہر ماہ ۱۳۔۱۴۔۱۵ چاند کی تاریخ یا پھر ہر جمعرات کو سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ کے ارشاد کے مطابق روزے رکھنے لگے۔ صلوٰۃ التسبیح صبح ناشتہ کے بعد قریباً گھنٹہ بھر لگا کر پڑھتے۔ صبح سے شام تک کا وقت دفتر میں دینی مصروفیات میں صرف ہوتا۔ دوپہر میں بھی آرام کی فرصت نہ ملتی تھی۔ جمعہ کے دن قبرستان جا کر دعا کرتے۔ گھر پر خیرات کا سلسلہ جاری تھا۔ رشد و اصلاح اور مہمان نوازی۔ خدا کی عبادت اور مخلوق خدا کی خدمت ہی آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ رمضان شریف میں اعتکاف بھی بیٹھتے۔ مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ وہ محترم والد صاحب کی مغفرت فرما کر نیکیوں کو قبول فرمائے اور ان کی تمام دعائیں احمدیت کے حق میں اور اپنی اولاد کے حق میں کی گئی قبول فرمائے۔ ان کی تمام اولاد پر اپنا فضل و کرم فرمائے ان کے نقش قدم پر چلنے والی بنائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والی بنائے۔ آمین

رمضان کے مبارک ایام میں میرے بزرگ محترم والد صاحب کی طرح میرے لخت جگر عزیزم محمد صالح بھی ہم سے جدا ہوئے مولیٰ کریم ان پر بھی اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ہمارا بھی خاتمہ بالخیر ہو۔

آخر میں تمام بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں پیارے والد صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ میرے شوہر محترم حسن صاحب کی بینائی عرصہ چھ سال سے خراب ہو رہی ہے۔ اب تو بالکل کم ہو گئی ہے۔ میں نہایت عاجزانہ سب کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں مولا کریم اپنی قدرت سے بینائی بخشے اور صحت والی زندگی دے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

الفضل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو
فروغ دیں

دعائے مغفرت

- عزیزم محمد کامران پاشا ابن محمد افضل صاحب بعمر گیارہ سال جو مکرم منشی بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سکرنڈ کا پوتا اور ڈاکٹر محمد اشرف صاحب طاہر کا بھتیجا تھا۔ مورخہ ۱۶ جون ۸۴ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے دوپہر سڑک عبور کرتے ہوئے کار کے حادثہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین (منور احمد نواب شاہ)

- میری والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ مرزا غلام محمد صاحب مرحوم چوکنا توالی ضلع گجرات ۱۱۔۶۔۸۴ کو تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں سات روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں انکا جنازہ اسی روز چوکنا توالی ضلع گجرات سے ربوہ لایا گیا اور بعد نماز مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مرحومہ اپنی آخری عمر تک پانچوں نمازیں اور بالخصوص نماز تہجد باقاعدہ ادا کرتی رہیں۔ اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ میری والدہ مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین

(مرزا احمد دین صدر جماعت احمدیہ چوکنا توالی ضلع گجرات)

سو فیصد چندہ ادا کرنیوالی

مجالس اطفال

مندرجہ ذیل مجالس اطفال نے اپنا سو فیصد بجٹ پورا کر دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء ان مجالس کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع پشاور
چینی پایاں۔ پبی۔
ضلع مردان ۔ مردان شہر۔
ضلع اٹک ۔ کیرلا
ضلع راولپنڈی
گوجر خان۔ چونترہ
ضلع جہلم
محمود آباد۔ کالا گوجراں
ضلع گجرات
گجرات شہر۔ کنجاہ۔ کھوکھر غربی۔ سدوکی
چوکنا توالی۔ لنگے۔ شیخ پور۔ معین الدین پور
کڑیانوالہ۔ فتح پور۔ کھاریاں۔ لالہ موسے
عالم گڑھ
ضلع حیدرآباد
حیدر آباد شہر۔ کوٹری۔ گوندل فارم
ٹنڈو جام۔ بشیر آباد سٹیٹ۔ مبارک آباد
سنجر چانگ۔ نواں کوٹ احمدیاں۔ کوٹ
سلطان احمد۔ ظفر آباد فارم لوتکا۔ نواز آباد
فارم۔ ٹنڈو محمد خان۔ لطیف آباد۔
ضلع بدین
ٹنڈو غلام علی۔ کوٹ احمدیاں۔ گوٹھ حاجی
کمال الدین ہالیپوتہ۔ ظفر آباد فارم لاہینی
چک ۵ احمد آباد۔
ضلع سانگھڑ
چک ۲۴ گوٹھ عبدالحق۔ شہداد پور
گوٹھ احمد پور۔ گوٹھ فتح پور
ضلع تھرپارکر
چک ۲۷۰ الف کا چھیو۔ چک ۱۵۱۔

نوکوٹ۔ گوٹھ سیٹھ عزیز احمد نصرت آباد
سٹیٹ۔ نفیس نگر فارم۔ نوز نگر فارم۔ محمد آباد
سٹیٹ۔ گوٹھ علم دین۔ ناصر آباد سٹیٹ۔
گوٹھ احمدیہ۔ مصطفےٰ فارم
ضلع سیالکوٹ
بھڑتا توالہ۔ کلاس والا۔ مالو کے بھی۔
میانوالی سندھواں۔ ڈیگری گھمنا کی۔ عزیز پور
ڈگری۔ منڈیکے گورایہ۔ ترسکہ سیان۔
گوئندکے۔ بلیانوالہ۔ کوٹ کرم بخش۔
داتہ زیدکا۔ کوٹلی تھوہلی۔ تلونڈی بھنڈراں
کوٹ گھمن۔ ظفروال۔ بڈھا گورایہ۔ پیرو
چک۔ صابو۔ بھڈیار۔
ضلع گوجرانوالہ
سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ فیروزوالہ
کھیوے والی خورد۔ علی پور چٹھہ سکھیرا منڈی
مانگٹ اونچے۔ نوئیکے۔ بھری چٹھہ۔
ترگڑی
ضلع شیخوپورہ
منڈی فاروق آباد۔ غازی اندرون
کبر۔ کوٹ سومندھا۔ کلیاں۔ ۷۹
نواں کوٹ۔ ۱۸ بھوڑو۔ ۳۳ دھارووالی
سانگلہ ہل۔ کوٹلی چھور۔ آرو کے باہڑیانوالہ
باہو خان۔ چوڑہ سگھر۔ جھنگڑ حاکم والا۔ کوٹ
دیالداس۔ سیدوالا۔ چک ۲۲/۲۵۔
کالی بیر۔ نارنگ منڈی۔ کرتو۔ مریدکے منڈی
شاہ کوٹ۔ منڈی ڈھایاں سنگھ۔
پیٹالہ دوست محمد۔ گھیلی ورک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ اگست۔ طبی معائنہ ۲۸ اگست اور انٹرویو ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر کی گئی ہے۔

اس لئے جو طلباء زندگی وقف کرکے اس سال جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء سے پہلے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ جنہوں نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۰ فیصد نمبر ہونا ضروری ہے)

ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک پہنچایئے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ "الفضل" کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵۔۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ - اپنا دل ٹٹولیئے! ——— (منیجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۳ جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ سپیشل کورس میں سلائی کٹائی نیٹائی ہاتھ کی کڑھائی۔ مشین کی کڑھائی۔ نیز پینٹنگ کا شوق رکھنے والی طالبات داخلہ لے سکتی ہیں۔ نیز ڈپلومہ کورس کے لئے بھی داخلہ ساتھ ہی شروع ہوگا۔

(پرنسپل نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ھوالشافی

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری

زنانہ، بچگانہ امراض کی ماہر (لیڈی ڈاکٹر مسز ظفر اللہ خان) کی زیر نگرانی میٹرنٹی ہوم میں ایڈمیشن کی سہولیات۔ ایمرجنسی میں ۲۴ گھنٹے طبی سہولت۔

ذیشان کلینک اینڈ میٹرنٹی ہوم

اقصیٰ روڈ نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷۰ جولائی

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون نمبر ۵۵۸

داخلہ شروع ہے!

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷۴-۷۵ سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

بقیہ اجتماعی دعا صفحہ اول

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے اختتامی درس قرآن کریم دیا اور اس کے بعد مختصر الفاظ میں موجودہ حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دعا کی تحریک کی۔ نیز مولانا نے کہا کہ آج کی دعا میں خصوصی طور پر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کریں۔ حضور کو لندن میں بظاہر کوئی مشکل نہیں اور ظاہری طور پر حضور آرام سے رہ رہے ہیں لیکن حضور کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حضور کو اپنی پیاری جماعت کے بارے میں سخت فکر ہے اور حضور اپنی جماعت کے لئے شدید کرب اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا موصوف کی اس بات نے احباب کو گویا مرغ نیم بسمل بنا دیا اور جب محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے دعا شروع کرائی تو البیت المبارک میں احباب کی آہوں اور چیخوں سے کہرام بپا ہوگیا یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے ذبح کئے جا رہے ہوں۔ معلوم ہوتا تھا کہ احباب کی گریہ وزاری سے عرش کے کنگرے بھی ہل گئے ہوں گے۔

دعا ختم ہونے کے وقت مولانا سلطان محمود صاحب نے کھڑے ہو کر بار بار بآواز بلند آمین کہا تو آہ وزاری کا یہ سلسلہ ختم ہوا۔

بقیہ اخبار احمدیہ صفحہ اول

اہمیت کا ذکر فرمایا اور کہا کہ امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس ماہ رمضان میں ہمیں پانچ جمعہ کے ایام سے نوازا ہے ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے ان دنوں سے کتنا استفادہ کیا اور اگر اس استفادے میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو یہ عہد ابھی سے کریں کہ آئندہ سال ماہ رمضان میں اس کمی کو بہر طور پورا کریں گے۔ بعد ازاں مولانا موصوف نے روزے کی اہمیت اور برکات کے بارے میں سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ کے ارشادات گرامی از تفسیر کبیر پڑھ کر سنائے۔

آخر میں مولانا موصوف نے دیگر دعاؤں کے علاوہ احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ اپنے محبوب امام کے لئے بھی درد دل سے دعائیں کریں۔ مولانا نے پُر درد آواز میں کہا۔ احباب ان مبارک گھڑیوں میں اپنے محبوب آقا کے لئے درد دل سے دعائیں کریں کہ جن کی دوری اور جدائی نے دونوں جانب غم واندوہ کی ناقابل بیان کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ جماعت کی اپنے محبوب امام سے اور امام ہمام کی اپنی خدائی جماعت سے جدائی کا درد اس درد سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ ہے جو ایک ماں کی ممتا کو اپنے لخت جگر کے چھن جانے سے محسوس ہوتا ہے۔ پس اے ارحم الراحمین! ہماری اس کربناک کیفیت پر رحم فرما اور ہماری جدائی کے عرصہ کو نہایت ہی مختصر کر دے کہ تیرے لئے کوئی امر ناممکن نہیں۔ آمین!

بقیہ مرزا منصور احمد صاحب

قاعدہ ہو جاتی ہے۔ آج طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے لیکن بیماری کی نوعیت کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب درد دل سے محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ نیز درازی عمر کے لئے دعا کریں!

• مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب کراچی میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے تین روز سے بے ہوش ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔